رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

الحکم

چہ گویم باتو کرامی چہار در قادیانی ۔ دوا مینی شفا مینی عرض دار الامانی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ

۱- عوام سے صہ

۲- خواص معاونین سے عـہ

۳- ہندوستان سے باہر سے

۴- غیر مذاہب والوں سے ۱۲ روپیہ

۵- اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے دوستوں سے عـہ ۱۲

نمبر ۱۷ قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ جلد ۱۱

مشین پریس نہیں بلکہ سٹیم پریس قائم ہوگا

(انشاء اللہ العزیز)

سرپرستان الحکم یہ خوشخبری سن چکے ہیں کہ اخبار الحکم کے کارخانہ کے لئے ایک مشین کا آڈر ولایت دیا گیا ہے ۔ (سر) اطلاعی نوٹ کے بعد میں نے مشین پریس کا کوئی ذکر اخبار میں نہیں کیا اسکی وجہ یہی تھی کہ کوئی جدید عرض پیش نہ آیا تھا ۔ میں نے ظاہر کر دیا تھا کہ محض توکلاً علی اللہ آرڈر دیدیا گیا ہے اور مجھے اپنے احباب کے سرپرستوں اور قدردان ناظرین سے بحول تعالیٰ یہ توقع تھی کہ وہ میری تحریک پر آئے پیارے الحکم کو اس کام کے لئے پوری مدد دیں گے ۔ چنانچہ چنین سے ایک عزیز احمدی نے چالیس روپیہ مجھے اس مطلب کے لئے بھیج بھی دیئے تھے ۔ مگر قبل اسکے جو مجھے ایسی امدادی تحریک کی حاجت پڑتی اللہ تعالیٰ نے ضلع ... میں میرے ایک معزز بھائی اور الحکم کے سچے قدردان ... نے مشین پریس نہیں بلکہ سٹیم پریس قائم کرنے کے لئے میری درخواست کے بغیر ہی مجھے مالی اعانت کا ایک خط لکھا اور چھ ہزار روپیہ تک اس مقصد میں خرچ کرنیکا ارادہ ظاہر کیا میں نے اسکو محض تائید ربی سمجھکر انکو صرف پرنٹنگ ورکس کی شاخ میں صرف سے شریک کر لیا ہے اور سٹیم پریس قائم کرنیکا خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے مصمم ارادہ کر لیا ہے ۔ سٹیم پریس کے قائم ہو جانے سے جہاں چھپائی کی مشکلات آسان ہو جائینگی اور اخبار بروقت نکل سکے گا (انشاء اللہ) وہاں میں خدا کے فضل سے امید کرتا ہوں کہ ایڈیٹر الحکم اپنی قوم کو نہایت مفید اور ضرورت وقت کے موافق مذہبی لٹریچر بہم پہونچانے کی سعی کریگا ۔ وہ تالیفات جو اب تک محض پریس یا مالی مشکلات کیوجہ سے معرض التوا میں پڑی ہوئی تھیں جلد شایع ہونے لگیں گی ۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہو تو مجھے بیش قیمت موقع خدمت سلسلہ کا ملے گا ۔ میں سردست کوئی سکیم پیش کر کے خوش کن جملوں اور اشتہاری الفاظ سے اسوقت خوش کرنا نہیں چاہتا تجربہ اور عمل خود ظاہر کر دیگا ۔ میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ آج تک الحکم کے کارخانہ سے ایک بھی کتاب یا رسالہ ایسا شایع نہیں ہوا کہ جو قوم اور ملت کے لئے مفید اور قابل قدر تسلیم نہ کیا گیا ہو ۔ اسلئے گذشتہ تجربہ یقین دلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور توفیق دی تو عجیب عجیب کتابیں اور رسالے یکے بعد دیگرے شایع ہونگے ۔

میں اس خوشخبری کو پہونچاتے ہوئے اپنی قوم کے سرگرم احباب سے اتنی درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ وہ ہر قسم کی چھپائی کا کام آیندہ کارخانہ الحکم کے لئے بہم پہونچانے کا عزم کریں ۔ اور خریداران الحکم کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے جہاں تک انسے ممکن ہو کوشش کریں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر الحکم کی اشاعت پانچہزار ہو جاوے تو اسکی موجودہ قیمت میں ہی نمایاں تبدیلی کی جائیگی بلکہ اسکو زیادہ مفید زیادہ دلچسپ بنانے کی فکر کیجائیگی ۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے اور ساری توفیقیں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں مجھے اپنے رب پر یقین ہے کہ جسنے الحکم کو محض بے سروسامانی کیحالت میں میرے ہاتھ سے جاری کرا کر اسے مستقل کارخانہ کی صورت میں تبدیل کر دیا اور جس نے مشین نہیں سٹیم پریس کے لئے غیب سے سامان بہم پہنچا دیئے ۔ وہ خدا جو قدیر اور فعال لما یرید خدا ہے ان دلوں میں خود القا کریگا جو الحکم کی اعانت اور اسکی سرپرستی کے لئے فراخ حوصلگی سے طیار ہو جائیں گے ۔ بابو محمد صدیق صاحب کا جنہوں نے چالیس روپیہ مشین کے لئے بھیجے تھے اس سلسلہ اعانت میں سابق بالخیرات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں بامراد کرے اور قومی خدمات کے لئے زیادہ جوش اور صدق عطا کرے آمین ۔ بابو صاحب کے چالیس روپیہ کو زیادہ قیمتی اور موجب ثواب بنانے کے لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ الحکم کی بیس کاپیاں ایسے مستحق احمدیوں کو بھیجی جونپوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ صرف ایک روپیہ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا۔

قادیان میں جلسہ

[illegible] کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت حجۃ اللہ [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہدایت اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف [illegible] منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی غرض وغایت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور [illegible] میں ہم کو دوسرے اور لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ اس [illegible] کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے کمندرجہ ذیل اشتہار کیا گیا تھا۔ اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرادی گئی تھی۔ جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ گورنمنٹ [illegible] خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں۔ یہ احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کر سکتے۔ اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ میں قادیان کے آریوں کو نہایت نیک نیتی اور خیراندیشی سے مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ان خیالات خام کو دل سے نکال دیں وہ یقیناً یاد رکھیں کہ جو آزادی اور امن انہیں سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہے کسی دوسری جگہ اور دوسری گورنمنٹ کے ماتحت نہیں مل سکتی۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کی طاقت اور استحکام ایسا نہیں جو ان چھروں اور مکھیوں سے اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو۔ بغاوت کے خیالات چھوڑ دو اور سوراجیہ کے خوابوں کو دیکھنا بند کر دیں۔ میرا خیال تھا کہ شبھ چنتک کے ایڈیٹر اور منیجر کی موت انکی شوخیوں اور بیباکیوں میں کمی کرے گی مگر ابھی وہ دلیری اور شوخی موجود ہے ان لوگوں نے کوئی عبرت اور سبق انکی موت سے حاصل نہیں کیا۔ اور چونکہ انہوں نے اپنا فرض سمجھا ہوا ہے کہ احمدی جماعت کی ضرور مخالفت کیا کرے خواہ وہ ایک نیک اور مبارک کام ہی کیوں نہ کریں اسلئے وہ گورنمنٹ کی خیرخواہی کے جلسہ میں جسکے متعلق ان کے خیالات پہلے ہی سے قابل اصلاح ہیں کیونکر شامل ہو سکتے ہیں لالہ شرمپت رائے نے جب کبھی ایسے امور پر گفتگو آئی ہے تو انہوں نے بلا تکلیف اور ناک بھوں چڑھا کر نہایت حقارت سے کہا ہے کہ تم لوگ گورنمنٹ کے خوشامدی ہو اور گورنمنٹ کے بدخواہ۔ لالہ شرمپت رائے کے نزدیک گورنمنٹ کی حمایت اور خیرخواہی کی تعلیم دینا اور اس کے جائز احسانات اور برکات کا اظہار اور اسکی شکرگذاری اگر خوشامد ہے تو ہم اس خوشامد کے بے شک عادی ہیں اور دوسروں کو بنانا چاہتے ہیں اور شاہ وقت کی **اطاعت** اور **وفاداری** کے خلاف منہ کھولنا اور زبان درازی کرنا اور ملک میں کشت وخون کرانا ہی اگر خیرخواہی ہے تو ایسی خیرخواہی پر ہم **لعنت** بھیجتے ہیں۔ بہرحال جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہایت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲؍مئی ۱۹۰۹ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاوے گا جسمیں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہایت مفید مشورہ دیا جائیگا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہونگی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو۔ جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے صحن میں ہوگا۔

المشتہران

محمد علی ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان | یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ

ٹھیک پانچ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس تجویز کیا جائے اور میں آج کے جلسہ کے خصوصیت کے لحاظ سے تجویز کرتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو اس جلسہ کا میر مجلس بنایا جاوے صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میر مجلس ہیں؟ یہ ظاہر امر ہے آپ کے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ **وفاداری** کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بہم پہنچا کر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا۔ اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو اپنا سچا خیرخواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے۔ آپ کے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اسکی تو نظیر ہی نہیں ملتی برابر ۲۵ سال سے آپ مسلمانوں کو [illegible] رہے ہیں۔ اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدایت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں۔ اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں۔

مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم وفضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسے کے لئے جو قوم احمدی کا سیاسی جلسہ ہو موزوں سکرٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کیا دیں گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں بیان فرمایا۔

اس جلسہ کی اصل غرض یہ ہے کہ اس وقت جو شورشیں گورنمنٹ کے خلاف ہو رہی ہیں اور باغیانہ خیالات ظاہر ہو رہے ہیں صدر انجمن احمدیہ ایسے خیالات سے اپنی بیزاری ظاہر کرنے اور دوسرے لوگوں کو ہدایت کرے کہ انکا فرض بحیثیت وفادار رعایا اور شریف انسان کے یہ ہے کہ وہ اپنی محسن گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کا نیک نمونہ دکھائیں اور ایسی راہوں سے جو بغاوت اور فساد کی راہیں ہیں ان سے پرہیز کریں ہم احمدی تو نہ ایسے شورشی جلسوں میں شامل ہوتے ہیں اور نہ انشاء اللہ العزیز ہونگے اور نہ ہونا چاہتے ہیں کیونکہ ۲۵ سال سے برابر ہم کو یہی تعلیم مل رہی ہے اور فی الحقیقت گورنمنٹ سے جو احسان ہم پر کئے ہیں اور برٹش حکومت کے ماتحت جو امن اور آرام ہم نے پایا ہے اس کا صلہ یہی ہونا چاہئے کہ ہم سچے **وفادار** اور مطیع ہر کارہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں اس کے متعلق اشتہار شایع کر دیا ہے۔ بہرحال جیسا کہ آپ کو اشتہار سے معلوم ہو چکا ہے اس

غرض کے لئے یہ جلسہ کیا جاتا ہے تاکہ انجمن کیطرف سے باقاعدہ ریزولیوشن پاس کرکے گورنمنٹ میں بھیجا جاوے اور لوگوں کو ان کے زہن سے آگاہ کیا جاوے۔ اب میاں صاحب کچھ بیان کریں گے اور میرا کام اب صرف لکھنا ہے اسلئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

تقریر صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب پریزیڈنٹ جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کرچکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جنکو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں ہمدردی کے رنگ میں خیالات پھیلا رہے ہیں اور اسطرح پر یہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بدآتا فاتا بجلی کیطرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت و شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہایت قابلیت کے ساتھ قرین انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہوگیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آئندہ کے خطرہ کا سامنا نہ ہو۔ اس فساد کی ابتدا جہانتک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہوکر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے۔ اگر بعض غیر ذمہ دار اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

راولپنڈی لاہور امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا۔ راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کرکے انہوں نے ظاہر کردیا کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خباثتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کرسکتا کہ وہ اپنی محسن امن پسند علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ میں باغیانہ خیالات رکھے عقل اور انصاف ایک سر میں جمع نہیں ہوسکتے۔

ہم مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو بھی مشورہ اور صلاح دیتے ہیں کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکال دے۔ اور جو لوگ ایسی تحریکیں کرتے یا گورنمنٹ سے کسی رنگ میں بدظن کرتے ہیں انہیں اپنا بدخواہ اور دشمن یقین کریں۔

لیکن ہندوؤں کے تو ہم ذمہ وار نہیں ہوسکتے ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً یہ ہدایت کیجاتی ہے کہ چونکہ ہم احمدی ایسے جلسوں اور تحریکوں سے ہمیشہ بیزار رہے ہیں کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکوں میں شامل نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

بہرحال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہے کہ وہ الگ رہے۔ ان فسادات کے اسباب اور جو کچھ بھی ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں اور اوزار سے لوگوں کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے۔ میں نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور رفاہ انسانی کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزوں کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ردی میں پھینک دو۔ تو میں حیران ہوں کہ کام کسطرح چل سکے گا۔

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز دنیا کی ترقی میں ایک رکاوٹ ہے۔ اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے۔ پھر یہ ہوگا کہ پنجاب میں ہندوستان کے دوسرے حصوں کی اشیاء نہ آئیں پھر پنجاب کے ایک ضلع میں دوسرے ضلع کی چیزیں بند کی جاویں اور اسیطرح ایک گاؤں کی چیزیں دوسرے گاؤں میں نہ جائیں یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے۔ کیونکہ سودیشی کا اعلےٰ مقام تو یہی ہونا چاہئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ میں نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جائیگا اور انسان مصیبت کے سمندر میں ڈالا جاوے گا۔ بہت سی حاجتیں ایسی ہونگی جو اسکی زندگی کے لئے ضروری ہونگی مگر وہ ان سے محض اسلئے فائدہ نہ اٹھا سکیگا کہ وہ سودیشی نہ ہونگی۔ پس غور کرو کہ یہ تحریک جسکو سودیشی کیا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنیوالی ہے یا اسکی بہبودی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کرکے اور اسکی حمایت کرکے انسان ہرگز ترقی نہیں کرسکتا۔ اور اسکے خیال میں اولوالعزمی اور ہمت جو ملکی پیدا نہیں ہوسکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندوں کے ساتھ انکے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا۔ اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے۔ تمام دنیوی ترقیاں اس امر پر منحصر ہیں کہ ہر قسم کی صنعتوں اور حرفتوں سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہوں انسے فائدہ اٹھایا جاوے۔ یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے۔ دینی طور پر میں دیکھتا ہوں کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہیں پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اسکو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے اسکو تو پیدا ہی اسلئے کیا ہے۔

اسی سودیشی کی تحریک ہی نے یہانتک اثر کیا کہ بغاوت پھیلائی جاتی ہے اور میں اسکو سخت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہوں کل ہندوستان پر بالعموم مسلمانوں پر اور احمدیوں پر خصوصاً گورنمنٹ برطانیہ کے وہ احسان ہیں کہ وہ تا ابد دم کے لئے ان کو بھول نہیں سکتے اور انہیں نہیں بھولنا چاہئے۔ اور کبھی اور کسی وقت بھی ایک لفظ زبان سے ایسا نہیں نکالنا چاہئے جو گورنمنٹ اور اس کے مقاصد کے خلاف ہو کیونکہ یہ حد درجہ کی ناشکری اور کمینہ پن ہے۔ وہ قوم اور وہ سلطنت جسنے ہم کو ہر طرح کا امن اور آرام دیا پھر ہر قسم کی آزادی عطا کی۔ مذہب کی اشاعت اور علوم کی اشاعت کے سامان ہم پہنچائے انصاف اور عدل کے کافی موقع دیا۔ حفاظت جان و مال کا کافی انتظام کیا کیا اسکی ان مہربانیوں اور عطیوں کا یہی شکریہ ہے کہ ہم اسکی مخالفت کریں اور اس کے خلاف شورش ظاہر کریں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ ملک کے ایک سرے

دوسرے سرے تک ان کے خلاف آواز اٹھائی جاوے اور انہیں انسانیت ہی کے دائرہ سے خارج کیا جاوے۔

دیکھنا چاہئیے کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے۔ امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اسکی تصریح ایک لفظ

سکھا شاہی

کر رہا ہے۔ اور اب بھی کسی اندھیر ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اسکا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے۔ جان و مال کا سخت خطرہ تھا امن کی کوئی صورت ہی نہ تھی۔ چند میل تک جانا محال تھا۔ حضرت اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سکھ مسلمانوں سے کہا کرتے تھے کہ اسکو پاک قرار دیدیا کرتے تھے۔ تو ظاہر ہے کہ ان کے پاک کرنے کا طریق کیسا تھا اور کیسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ مسلمانوں کی روٹی بھی چھین لینا چاہتے تھے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا مشکل تھا۔ گھر سے نکلتے ہوئے تفکرات معلوم ہوتے تھے کہ آیا واپس آکر عزیز و اقارب سے مل سکو نگا یا نہیں اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی۔ اب کہاں تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کروں جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام رعایا ان دکھوں میں مبتلا تھی۔ غرض نہ امن تھا نہ انصاف نہ آزادی تھی اور نہ علمی ترقی کے ذریعے اور نہ صنعت و حرفت کے سامان۔ مسلمان ہر جگہ ذلیل کئے جاتے تھے اور انکی مذہبی پابندیوں میں ہزاروں روکیں پیدا کی ہوئی تھیں۔ اس کا اثر یہاں تک ہوا کہ سکھوں کی سی صورتیں اور لباس اختیار کر لئے گئے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجا

جس نے آکر سب قوموں کی دستگیری کی۔ انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قوموں کو یکساں مذہبی آزادی عطا کی جیسے ایک عیسائی کو اجازت ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے اور لوگوں کو کھلم کھلا عیسائی مذہب کی تعلیم دے۔ اسیطرح پر ایک سکھ اور ایک مسلمان اور ایک ہندو کو اجازت اور اختیار ہے کہ وہ عیسائی کے بالمقابل اپنے مذہب کا وعظ کرے اور متانت اور معقولیت کے ساتھ دوسرے مذہب کی تردید کرے۔ اپنے فرائض مذہبی کی بجا آوری میں کوئی روک اور پابندی نہیں۔ مسلمان نماز پڑھیں اذانیں دیں کوئی روکنے والا نہیں۔ انصاف کے لئے مختلف عدالتیں قائم کر رکھی ہیں تاکہ کسی طرح کسی پر ظلم نہ ہو۔ اور پھر ایک ہی قسم کے قواعد اور قانون سب کے لئے ہیں۔ چوری کی جو سزا پنجاب میں مقرر ہے وہی سزا بنگال اور مدراس میں ہے۔ غرض گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔

جسقدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہیں ہم ان کو بیان نہیں کر سکتے پھر کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کیا جاوے اور جہالا کو اکسایا جاوے۔ یہ وقت ہے کہ رعایا کا ہر فرد اپنے فرض کو سمجھے اور وفاداری اور اطاعت سے کام لے۔ مسلمانوں خصوصاً احمدیوں پر جو احسان اس گورنمنٹ کے ہیں وہ سب جانتے ہیں میں ایک نظیر پیش کرتا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک ایک مشنری پادری نے حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل عمد کی نالش کی تھی اور یہ ظاہر کیا تھا کہ گویا حضرت مسیح موعود نے ایک شخص عبد الحمید نام کو انکو قتل کرنے کے لئے بھیجا ہے یہ مقدمہ کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں دائر تھا۔ اس مقدمہ کی سنگینی اسکی روئداد سے ظاہر ہے شہادت جو سراسر جعلی تھی کافی طور پر حضرت مسیح موعود کے خلاف بہم پہنچانے کی

کوشش کی۔ اور پادری مذکور کی حمایت اور تائید کے لئے آریہ اور بعض مسلمان بھی اٹھے اور بڑے زور لگائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر کو طرح طرح سے بدظن کرنے اور بھڑکانے کی کوشش کی کبھی یہ کہا کہ یہ شخص باغیانہ خیالات رکھتا ہے اور کبھی یہ کہا کہ اس نے مشہور کر دیا ہے کہ چار فرشتے ڈپٹی کمشنر پر مسلط کئے گئے ہیں۔ بس اور اس قسم کی باتوں سے اسے اکسانا چاہا اور ہر قسم کی کوششیں جو پادری مذکور اور اس کے ہمراہی کر سکتے تھے انہوں نے کیں مگر کپتان ڈگلس نے نہایت آزادہ روی اور انصاف پسندی سے مقدمہ کی چھان بین کی اور حق نکال لیا۔ اور حضرت مسیح موعود کو نہایت عزت سے بری کیا اور یہ بھی کہا کہ آپ چاہیں تو ان کو سزا دلا سکتے ہیں۔

ایک پادری کے بالمقابل اسطرح پر انصاف کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے ایسی باتوں کا ایک لمبا سلسلہ لکھ سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہیں ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بیحیائی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان میں فرق نہیں رکھا۔ اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتی۔ باوجود ان احسانوں کے

کیسی نمک حرامی ہے

کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کے خلاف کریں۔

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اس لئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو۔ اور میں دعوے سے کہ سکتا ہوں کہ کبھی کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور وہ جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا تھے ان سے انہیں رہائی ملے۔ اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ قرار دے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیاں کر رہے ہیں پھر اسکی مخالفت یہ کہنا ہے کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا جرم ہوگا؟

اسلئے خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور رضا بھی اسی میں ہے کہ ہم اپنے محسن کی شکر گزاری اور اطاعت اور اس کے ساتھ وفاداری کر کے دکھائیں ہم کو اپنے قول فعل سے گورنمنٹ کے مقاصد کی تائید کرنی چاہئیے اور قیام امن کے لئے اسے ہر قسم کی مدد دینی چاہئیے۔

میں سچے دل سے یہ ظاہر کرتا ہوں کہ ہم ان تمام فسادات کو جو راولپنڈی لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات پر ہوئے ہیں یا مختلف جلسوں اور تقریروں کے ذریعہ جس قسم کے بیہودہ اور باغیانہ خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں دل سے ناپسند کرتے ہیں اور سخت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگرچہ احمدی قولاً و فعلاً ان میں اب تک شامل نہیں اور نہ شامل ہونگے یہ بھی ہم احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ بالکل الگ رہیں اور اہل ہنود کو بھی انکی بہتری اور بھلائی کے خیال سے روکیں اور انہیں سمجھائیں کہ گورنمنٹ کی مہربانیوں اور احسانوں کا یہ ثمرہ نہیں جو تم دے رہے ہو۔ وفادار بنو اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھاؤ۔

بار بار میں یہ لفظ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا۔ ہمارے احمدی بھائی غور کریں کہ کیا وہ ترقی جو انہوں نے کی ہے اور جس زور سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہیں دوسری جگہ میسر آسکتے ہیں؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھیں گے کہ ہرگز نہیں؟

میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی انہیں یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہیں آسکتے۔ احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہیں سکتے جو سرزمین کابل میں نہایت بیدردی اور بے رحمی سے ہوئے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کونسا جرم کیا تھا جس کی پاداش دکھ اور تکلیف کے ساتھ جانستانی ہو؟ کوئی نہیں۔ ان کا جرم اگر تھا تو فقط اتنا تھا کہ

وہ مرزا صاحب کے مرید تھے

اور پھر ان کا جرم یہ تھا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیروں کو جہاد کی اس تعلیم سے روکتے تھے جو انہوں نے سمجھی ہوئی تھی اور بتاتے تھے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتھ ہی وہ ظاہر کرتے تھے کہ ایسا کوئی مہدی آنے والا نہیں ہے جو آکر کشت و خون کرے گا اور انگریزوں سے لڑیگا۔ وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تھے۔ پھر اس جرم [illegible] سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تھا [illegible] صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل میں ترقی کر سکتے تھے؟ [illegible]
ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اگر ہم یہاں نہ ہوتے تو ہم بھی قتل کئے جاتے۔ خود ہمارے مسلمان بھائیوں نے ہم پر قتل کے فتوے دیئے اور ہمارے مال و اسباب اور عورتوں تک کو لوٹ لینے کی اجازت دی۔ اگر گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچھ نہ کر گذرتے۔ اس لئے میں بلاتکلف یہ کہتا ہوں کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکھا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکھا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی۔ وہ ہماری پشت و پناہ ہے اگر ہم نے اس سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہیں دی۔ میں ایک بات اور کہتا ہوں اسے خوب یاد رکھو۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بھی غضب الٰہی ہیں لوگوں نے گورنمنٹ کی قدر نہیں کی اسلئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگوں کو اسکی کجروی کی سزا ملے اور وہ سمجھ جاویں جیسے طاعون اور زلزلہ آرہے ہیں تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کریں اور کجیوں کو دور کریں اسیطرح یہ عذاب بھی آیا ہے تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے۔ پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو کہ اس عذاب سے تمہیں نجات ملے اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اسکے حضور بھی یہ شورشیں ناپسند اور مکروہ ہیں اسلئے اس سے ڈرو اور اپنے دلوں کو صاف کرو۔ اسی پر میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی جس میں قرآن کریم کی ایک آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی تفسیر فرمائی۔ یہ تقریر بہت لطیف ہے اور پوری اگلی اشاعت میں درج کیجائیگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

اس کے بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک نظم پڑھی جس میں حضرت حکیم الامۃ اور صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے مضمون کو بیان کیا۔ اور دریا کو کوزہ میں بند نہیں کیا گیا تو وہ بھی نے کمال کیا۔ یہ نظم کسی دوسری جگہ درج ہے۔

اس کے بعد جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے ایک لطیف مضمون موجودہ شورشوں کے متعلق پڑھا۔ یہ مضمون بھی اگلی اشاعت میں درج ہوگا۔ مفتی صاحب نے اپنے مضمون کو پڑھکر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

115

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی مسعود اسجگہ قائم ہوا ہے۔ ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے۔ جو کہ گورنمنٹ کے خلاف شورش مچانے اور جلسے کرتے۔ اور فساد پھیلاتے ہیں۔ اور ان کے قول و فعل سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیلئے ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ کیا ہے۔ یا انکو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر میں قائم ہوا ہے۔ اور ہندوستان بھر میں احمدی فرقہ کے حق میں دعا خیر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری میں بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہے۔ جیسا کہ ان کے امام کا منشا اور فرمان تھا۔ اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے۔ کہ احمدی جماعت ہند میں ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس عمل پر ثابت قدم رہے گی۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیوں کو جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشا اور ہدایت ہے آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسوں اور مجمعوں سے جن میں گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے اب تک الگ ہیں الگ رہیں اور ان میں ہرگز شامل نہ ہوں اور نہایت وفاداری اور فرمانبرداری کے ساتھ گورنمنٹ کو ایسے موقعہ پر جو مدد دے سکتے ہیں دینے کو ہر وقت آمادہ رہیں

(تیسرا ریزولیوشن)۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

(چوتھا ریزولیوشن) اس سلسلہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی خدمت میں ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

(پانچواں ریزولیوشن) گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور رفع شورش کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے۔ اور ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔ باقی روئداد اگلی اشاعت میں درج ہوگی (انشاء اللہ)

[illegible] لالہ لاجپت رائے [illegible]

لالہ لاجپت رائے [illegible]
[illegible]
بلکہ [illegible]
فی الحال [illegible]
[illegible] شہر [illegible]
"اخلاص" [illegible] ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ [illegible]

چونکہ صاحب گورنر جنرل بہادر [illegible] ۱۸۱۸ء لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری اور [illegible] بھیجا [illegible] حکم صادر فرمایا ہے [illegible] جلسہ [illegible] گورنر جنرل بہادر [illegible] چیف کورٹ [illegible] اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ کوئی ایسا جلسہ [illegible] اور ہم نہایت زور کے ساتھ [illegible] میں شامل نہ ہوں۔ ہمارے دستخط [illegible] جاری کیا گیا۔ المشتہر [illegible] روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے۔

لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری [illegible]
لاہور میں فوج رسالہ اور [illegible]

[illegible] لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے متعلق [illegible]

معلوم ہو سکے ہیں۔ آج [illegible] دو یا تین پولیس انسپکٹر صاحبان [illegible] سپرنٹنڈنٹ [illegible] لالہ لاجپت رائے کی کوٹھی پر گئے [illegible] اندر سے نکلے۔ تو ایک انسپکٹر [illegible] انہیں کہا ڈپٹی کمشنر [illegible] لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ میں چیف کورٹ [illegible] لیکن جب انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ [illegible] گاڑی پر صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس [illegible] بھی اسی گاڑی پر بیٹھ گئے۔ اور پولیس کی کچہری میں پہنچے۔ یہاں صاحبان کمشنر و ڈپٹی کمشنر نے انہیں [illegible] کہ قانون [illegible] ریگولیشن ۳ [illegible] کے مطابق وارنٹ [illegible] موٹر کار پر بٹھا کر ایک طرف صاحب ڈپٹی کمشنر [illegible] کمشنر لاہور بیٹھے اور سامنے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بیٹھے اور [illegible] موٹر کار لے گئے۔ جو لوگ پولیس کی کچہری کے باہر کھڑے تھے۔ وہ [illegible] لالہ لاجپت رائے نے گرفتار ہونے اور جلاوطنی کا حکم سننے پر کوئی [illegible] بے چینی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ استقلال سے موٹر کار پر جا بیٹھے۔ اس کے بعد ہر ایک اپنے خیال کے مطابق چہ میگوئیاں کرتا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ ان کو [illegible] فوج کی حفاظت میں [illegible] کوئی کہتا تھا کہ [illegible] دیگر لاہور [illegible] کے سٹیشنوں کے درمیان ایک [illegible] ایک سپیشل [illegible] جس میں ایک فرسٹ کلاس اور ایک تھرڈ کلاس کی گاڑیاں لگی تھیں۔ اور یورپین اور دیسی مسلح سپاہی حفاظت کے لئے ہمراہ تھے۔ آپ لالہ لاجپت رائے کو [illegible] معلوم نہیں کہ وہ سپیشل کہاں تک گئی۔ ایک بیان یہ بھی ہے کہ پولیس کی کچہری میں لالہ لاجپت رائے نے بھی

[illegible]
[illegible]
[illegible] تمام
[illegible] گفتگو
[illegible] بازار
[illegible] نعرہ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] ایک اعلان
[illegible] دروازہ [illegible] کر دیا ہے۔ کہ جسکی نقل لیڈر
[illegible] درج ہے۔

سول ملٹری گزٹ نے اسبارہ میں بہت سخت لکھا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-	لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری کے متعلق [illegible]

"لالہ لاجپت رائے گرفتار کر لیا گیا۔ گورنمنٹ کا ہاتھ بہت سے ایجنٹوں۔ مددگاروں۔ ہتھیاروں۔ اخباروں۔ اور اس باغیانہ تحریک کے شکاروں کے پاس پہنچ [illegible] مضبوطی سے اس [illegible] باغی پر جا پڑا۔ کوئی تحقیقات نہ ہوگی۔ کوئی [illegible] نہیں بنایا جائیگا کوئی لا انتہا اپیل [illegible] کونسل تک نہ ہوگا۔ لالہ لاجپت رائے [illegible] ہو گیا ہے۔ صرف ایک روز پہلے یہ باغی اپنی باغیانہ کوششوں میں مصروف تھا۔ آج ایک ہزار میل دور ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہاں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کدھر گیا۔ تمام یقین ہے کہ انڈیا (کالے پانی) کا [illegible] اس کے شرارت [illegible] کو ہمیشہ کے لئے بند کر دے گا یقینی امر یہ ہے کہ پنجاب کہ جہاں اس کا دعوے تھا کہ ایک لاکھ بہادروں کی فوج اس کے زیر حکم ہے۔ جہاں ایک وسیع اور بڑی سیڈیشن کی جنگ کا انتظام اسکی انگلیوں میں سے گذرتا تھا۔ جہاں اسکی شیخی تھی کہ کوئی عدالت اسے مجرم نہیں قرار دے سکتی تھی اور کوئی جیلخانہ اسے قید نہیں رکھ سکتا تھا۔ اس کے کبھی پھر واقف نہ ہوگی۔"

احمدیہ ریڈنگ روم لاہور

مکرمی مخدومی مفتی صاحب۔ السلام علیکم۔ چونکہ لاہور جیسے مقام میں جہاں پنجاب کے تمام حصوں سے طالب علم خصوصاً اور دیگر اشخاص عموماً آکر جمع ہوتے ہیں اشاعت اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے واسطے احمدیہ ریڈنگ روم کی اشد ضرورت تھی۔ اسلئے پہلے سال ۱۹۰۶ء جون میں اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے انارکلی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل کے مکان کے نیچے ایک کمرہ مبلغ چھ روپیہ ماہوار پر کرایہ لیکر وہاں کتابیں رکھی گئیں۔ چونکہ ہمارے پاس کوئی سرمایہ نہیں تھا۔ اسواسطے ہم نے حضرت اقدس سے درخواست کی اور آپ نے ازراہ کرم دو دو کاپیاں ہر ایک کتاب کی مفت عنایت کردیں اور اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحب نے بھی بہت ساری کتابیں عطا کیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ ماہواری اخراجات کے واسطے ہمیں لاہور کے احمدی احباب نے مدد دی۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دیوے۔ لیکن ابھی تک تعداد کتب بہت کم ہے۔ اسواسطے اگر تمام احمدی بزرگان جو مصنف ہیں ازراہ کرم اپنی اپنی تصانیف کی دو دو جلدیں احمدیہ ریڈنگ روم لاہور کے سکرٹری کے نام ارسال کردیویں۔ تو کافی تعداد کتب کی بہم پہنچ سکتی ہے۔ اور لاہور جیسے مقام میں جہاں کتب سلسلہ احمدیہ کی موجودگی از حد ضروری ہے اور اگر کوئی صاحب دوسری دینی کتب بھی ارسال فرماویں۔ تو وہ بھی نہایت شکرگذاری سے قبول کیجاویگی۔ امید ہے کہ تمام بزرگان دین اسطرف توجہ فرماویں گے۔ والسلام۔ غلام دستگیر [illegible]

خدا کی تازہ وحی

یکم مئی ۱۹۰۷ء (قریب عصر) یاْتیک تحائف کثیرۃ

ترجمہ۔ تیرے پاس بہت سے تحفے آئیں گے۔

۱۱ مئی ۱۹۰۷ء رؤیا۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ مینے اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولویصاحب کو خاطرداری سے کھانا کھلانا چاہئیے انکو کوئی تکلیف نہو اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم کہ وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالےٰ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ آخر وقت میں انکو سمجھا دیگا کہ انکا کرتا انکی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعوی مسیح موعود میں حق پر ہوں مگر معلوم نہیں کہ آخر وقت سے کیا معنے ہیں۔

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء۔ (یکشنبہ) ا۔ کشف ”آج ایک شخص مجھے کشفی طور پر دکھلایا گیا۔ مگر میں اسکی شکل بھول گیا صرف یہ یاد رہا کہ وہ ایک سخت دشمن ہے جو اپنی تقریروں اور تحریروں میں گالیاں بکتا ہے اور سخت بدزبانی کرتا ہے“ بعد اس کے الہام ہوا

۲۔ بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اُس کو پلیگ ہو گئی“

یہ پیشگوئی ہے یعنی اسکو پلیگ ہو جائیگی پس میں یقین کرتا ہوں کہ جلد یا کچھ دیر کے بعد تم سن لوگے کہ کوئی ایسا سخت دشمن پلیگ کا شکار ہو جائیگا اگر ایسا کوئی دشمن جسپر تمہارے دل ابل اٹھیں کہ یہ الہام کا مصداق ہو سکتا ہے۔ طاعون میں مبتلا نہ ہوا تو تمہارا حق ہے کہ تم تکذیب کرو۔

۳۔ بعد اسکے مجھے دکھلایا گیا“ کہ ملک میں بہت غفلت اور گناہ اور شوخی پھیل گئی ہے اور لوگ تکذیب سے باز آنیوالے نہیں جبتک خدا اپنا قوی ہاتھ نہ دکھلاوے۔ بعد اسکے الہام ہوا

۴۔ ”اسکا نتیجہ سخت طاعون ہے جو ملک میں پھیلے گی“ ویل یومئذ للمکذبین۔

۵۔ ”کئی نشان ظاہر ہوں گے“

۶۔ ”کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے“

۷۔ ”ان شہروں کو دیکھکر رونا آئیگا“

۸۔ ”وہ قیامت کے دن ہوں گے“

۹۔ ”زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی“

۱۰۔ ”ایک ہولناک نشان“

یعنی انمیں سے ایک ہولناک نشان ہوگا شاید وہی زلزلہ ہو جس کا وعدہ ہے یا آسمان سے کوئی اور نشان ظاہر ہو یا طاعون قیامت کا نمونہ دکھلاوے۔ پھر خدا تعالےٰ مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ کہ

۱۱۔ ”میری رحمت تجھکو لگ جائیگی اللہ رحم کریگا“ واللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین۔

۱۲۔ اعیینٰک یعنی ہم اسقدر نشان دکھلائیں گے تو دیکھتے دیکھتے تھک جائیگا۔

۱۳ مئی ۱۹۰۷ء (دوشنبہ)

۱۔ سَنُنجِیکَ۔ سَنُعلِیکَ۔ سَنُکرمُکَ اکراماً عجباً۔

ترجمہ۔ ہم عنقریب تجھکو دشمنوں کے شر سے نجات دیں گے اور ہم تجھے انپر غالب کر دیں گے اور ہم تجھے ایک عجیب طور پر بزرگی دیں گے۔

بے چینی ہندوستان میں

آتش گیر مادہ جمع ہوتا جاتا ہے

موجودہ ہندوستان میں اس قدر بے چینی پیدا ہو گئی ہے جس کا اختتام کسی خونی کشتی پر معلوم ہوتا ہے۔ تعلیم جدید نے ہمارے لئے زہر ہلاہل کا کام دیا ہے [illegible] کی جہالت نے ہمیں برباد کر دیا تھا اور اس زمانہ کی تعلیمیں ہمارا ستیاناس کر رہی ہے انگریزی راج اچھا ہے یا برا یہ معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ [illegible] آسٹریا اور روس کی طرز حکومت سے ملایا جاوے۔ [illegible] واقعات ہوں گے۔ یہ نہ سمجھا جاوے کہ ہم کسی قسم کی خوشامد کر رہے [illegible] شخص ان واقعات کو نہیں جھٹلا سکیگا۔ سب سے پہلے فرانس [illegible] مظالم کی کیفیت سنو کہ وہ ٹونس اور الجزائر میں کیا کر رہے ہیں۔ [illegible] وہاں مسلمان قاضی ہے کوتوال مسلمان ہے اور مسلمانوں کے [illegible] قاضی فیصلہ کرتا ہے مگر وہاں کے مسلمانوں کو مطلق آزادی نہیں [illegible] سننے سے نفرت ہی چلتے ہیں اور اکثر اوقات مسلمانوں [illegible] ہیں مسلمان اپنی کوئی [illegible] اور آزادی کی [illegible] وہ بالکل [illegible] اپنے بچوں کو فرانسیسی مدارس [illegible] دلوائیں ان کی مجال نہیں ہے کہ کوئی مذہب سیاست یا تاریخ [illegible] سے کتابیں تصنیف کریں [illegible] شائع کریں [illegible] ایسا اخبار نکالیں جس [illegible] گورنمنٹ کے [illegible] ان کے بزرگوں کے کارنامے [illegible] بڑھایا جائے۔ ہوئے مظالم ہیں جو فرانس [illegible] ایشیا [illegible] ہیں مگر کسی کی مجال نہیں ہے کہ اپنے ظالم حکام کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالے۔ آپ [illegible] مظالم کا [illegible] رو یا جاتا ہے۔ اور [illegible] آشنا ہوں گے۔

روس نے مسلمانوں کو بالکل پیس دیا ہے اور معمولی [illegible] علانیہ سزا کے موت دیجاتی ہے۔ ان کی داد رسی کے لئے نہ کوئی عدالت ہے اور نہ کوئی قانون ہے [illegible] خفیف [illegible] مسلمان [illegible] ہیں [illegible] آسٹریا اس نے جو [illegible] مسلمان [illegible] اور بوسینیا میں [illegible] مسلمانوں کو حکم نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دیں وہ بغیر گورنمنٹ کی اجازت کے کوئی مسجد نہیں بنا سکتے نہ انہیں آزادی سے تجارت کرنے کی قوت ہے وہ روز مرہ برباد کئے جاتے ہیں اور انہیں اس قدر ستایا جاتا ہے کہ ناچار وہ رفتہ رفتہ اپنے وطن کو چھوڑتے جاتے ہیں ان ویر مذکور صوبوں کے سینکڑوں خاندان وقتاً فوقتاً ترکی میں آ کے آباد ہو گئے ہیں کئی دفعہ بیچاروں نے ہمت کر کے اپنے ڈپوٹیشن والا بھیجے اور شاہ آسٹریا کی خدمت میں اپیل کر کے وا درسی چاہی وہاں زبانی طور پر ان کا اطمینان کر دیا گیا مگر جب وہ [illegible] واپس آ گئے تو مقامی حکام نے انہیں اس قدر سختیاں کیں کہ پھر وہ شاہ کی خدمت میں اپیل کرنے کا نام نہیں لیتے۔ آپ [illegible] کے متعلق تو زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے [illegible] مسلمانوں [illegible] مظالم کا ثبوت یہ ہے کہ ایک عرصہ سے اس کے

سارے ملک میں خونریزی ہو رہی ہے مگر کرسٹانوں کے مقابلہ میں مسلمانوں پر جو اس کے مظالم ہیں وہ بیان کرنے کے قابل نہیں ہیں سب سے پہلا ظلم یہ ہے کہ ہر مسجد میں مسلمان اس بات پر مجبور کئے گئے ہیں کہ زار کی تصویر رکھیں قازان میں ایک دفعہ بہت جھگڑا ہوا تھا محض اس بات پر کہ قرآن شریف سے جہاد کی آیتیں نکال ڈالی جائیں اور ہدایہ کا باب الجہاد نکال دیا جاوے کہا گیا تھا کسی شخص کو بطور خود مسجد بنانے کا حکم نہیں ہے جب تک کہ تین سو مسلمان ایک عرضی پر دستخط کر کے حاکم ضلع کی خدمت میں پیش نہ کریں اور وہاں سے بڑی قیل و قال کے بعد حکم نہ ہو جائے مسجد بننا ناممکن ہے ہزاروں خاندان زبردستی کرسٹان بنائے گئے ہیں ترکانوں کے گاؤں میں ایک روسی پادری صاحب تشریف لے گئے وہاں انہوں نے وعظ کہا اور کچھ ایسے سخت الفاظ حضور انور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں استعمال کئے کہ ایک نوجوان ترکمان کو غصہ آگیا اور اس نے ایک پتھر پادری صاحب کو مارا [illegible] اس گاؤں کے مسلمانوں پر غضب ٹوٹ پڑا۔ روسی توپ خانہ فوراً پہنچا اور اس نے گاؤں کے ایک حصہ کو اڑا دیا اور بقیہ آبادی کو مجبور کیا کہ اگر وہ اپنی زندگی چاہتے ہیں تو کرسٹان بن جائیں چنانچہ پھر وہ گاؤں کا گاؤں روسی مظالم کا شکار بن گیا اور کل مرد و عورت کرسٹان بنائے گئے اس کے علاوہ اور ہزاروں مظالم ہیں جو بار بار اخباروں اور کتابوں میں لکھے جا چکے ہیں اور جن کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے

[illegible] باتیں ہیں خود ہندوستان [illegible] ہندوستانی ریاستوں کے مظالم [illegible] ہندوستانی ریاستوں [illegible] جن کی کوئی انتہا نہیں [illegible] گورنمنٹ یا [illegible] جو حکومت برطانیہ کی طرف سے ریاست [illegible] اپنی آنکھوں سے ان سب باتوں کو دیکھتا ہے مگر وہ مطلق [illegible] داد رسی نہیں کرتا۔ سوائے ایک دو ریاستوں کے باقی کل ریاستوں میں ایک اندھیر مچا ہوا ہے نہ کوئی قانون ہے نہ کوئی آئین ہے صرف [illegible] کا مسئلہ ہے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" [illegible] ریاستوں [illegible] جانتے ہیں اگر تمام حالات پورے لکھے جائیں تو [illegible] سو سو ورق [illegible] پڑھنے والے سنائے [illegible] اور شیدہ شیدہ فی ظالمانہ اور احمقانہ خط آگے چھپے گا اپنا منہ پیٹ لیں [illegible] گورنمنٹ کو اور [illegible] گورنمنٹ کے بادشاہ کو اس نے ظالم کے لفظ سے تعبیر کیا ہے وہ اور اس کی گورنمنٹ درحقیقت رحم کی دیوی ہے جہاں آزادی کی اتنی انتہا ہی ہے کہ ایک شخص ایسی سخت بکواس اور ہزیان پر بھی ماخوذ نہیں ہوتا اور سخت سے سخت بغاوت انگیز تحریر یا شرارت کے خوشہ [illegible] لی جاتی ہیں۔ ریاستوں کے صد ہا مظالم میں سے ہم صرف ایک چھوٹے سے ظلم کا ذکر کرتے ہیں اور وہ ظلم ایسا ہے کہ ایک سنگدل سے سنگدل بھی اسے سن کے خون کے آنسو روئے گا ایک شخص نے جس کا نام خیر الدین حسین خاں تھا آٹھ نو سال کا ذکر ہے جے پور میں اپنا مکان ایک رنگریز کے ہاتھ فروخت کیا یہ یاد نہیں رہا کہ مکان سات ہزار میں فروخت ہوا تھا یا آٹھ ہزار میں۔ جے پور کی ریاست کے اہلکار نے اس شخص سے یہ مطالبہ کیا کہ تمہارے فلاں رشتہ دار پر ریاست کا اتنا قرضہ ہے وہ تمہیں دینا ہوگا۔ اس مظلوم شخص نے مجبور ہو کے اس ظالمانہ اور ناانصافانہ حکم کے آگے اپنا سر خم کر دیا اور کہا کہ جو کچھ قرضہ ہو کاٹ لو باقی کا روپیہ مجھے دیدو کیونکہ وہاں کا قاعدہ ہے کہ خریدار روپیہ سرکار میں داخل کر دیتا ہے۔ سالہا سال کی پاؤں دوڑی کے بعد تین ہزار دیئے

ریاست کے اہلکاروں نے دینا منظور کیا۔ ایک عرصہ تک پولیٹیکل ایجنٹ [illegible] کر آج ملتا ہے کل ملتا ہے۔ اس درمیان میں یہ مظلوم اور بیکس شخص نان شبینہ کو محتاج اور نابینا ہو گیا اور دو وارث بیت تین وقت کے کڑاکے گذرنے لگے جو وکیل اس نے اپنی پیروی کے لئے مقرر کیا تھا اُدہر تو وہ مطالبہ کرتا تھا کہ میرا محنتانہ دلواؤ اُدہر اہلکار یہ کہتے تھے کہ جب ہم سے نالش ملا تو تو کام چلے آخیر اس رستخیز میں خریدار نے مکان سے اسے بے دخل کر دیا ایک زمانہ میں اس شخص کا خوب دور دورہ تھا مگر اب وہ دو دو روپے مہینے کے کرایہ کے مکان میں اٹھ کے چلا گیا۔ ایک آپ اور ایک بیوی اور ایک دو تین برس کی بچی تھی چونکہ وہ غیور اور شریف طبیعت کا تھا لہذا کسی سے بھیک نہیں مانگ سکتا تھا اور نہ فاقہ کشی کی تکلیف برداشت کر سکتا تھا ناچار اسے چپ چوپ چھوڑنا پڑا اور وہ اسی تنگی کی حالت میں تحت حرمان نصیبی اور پریشانی کے ملک عدم کو سدہار گیا۔ اس کے بعد اسکی وفادار بیوی بھی راہیٔ ملک بقا ہوئی اب صرف اسکی لڑکی دس گیارہ برس کی اپنی نانی کے پاس رہتی ہے کوئی ہے ملکی محبت اور قومی الفت کا دم بھرنے والا جو ان بیکس اور بے بس دو ہستیوں [illegible] رحم کرے اور ریاست سے اس کے باپ کا روپیہ [illegible] دلوادے کہاں ہیں ابو سعید ناتھ بنرجی بنگال کے بے تاج بادشاہ اور کہاں ہیں مسٹر تلک اور کہاں ہیں مسٹر گوکھلے قومی محبت کا دم بھرنے والے انہیں اور اس دوسری یتیم لڑکی کی مدد کریں اور ایسی حالت میں اس کی دستگیری کریں دین اور دنیا دونوں میں سرخروئی حاصل کریں۔ [illegible]

سب سے آخیر میں ہم اس نصیحت آمیز خط سے ہی التجا کرتے ہیں کہ [illegible] اس سے شہنشاہ [illegible] کو بلا وجہ اور بلا سبب ظالم قرار دے کے اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے دل کے جلے پھپھولے پھوڑتے ہیں [illegible] وہ سوچ کر کہ راجہ کے تمام ایسا ہی [illegible] خط لکھ کے [illegible] اور اہلکاروں کی طرف سے توجہ دلائے تاکہ ان سے کہا جائے کہ ہماری مشہورہ اور ہمارا ہوا شاہی جنہیں وہ لاکھوں روپیہ کے ساما نوں میں گذرا ہو امر سے انکار ہے اس کے لئے دونوں کا راستہ کرتے ہیں اگر وہ ریاست کے اہلکاروں کے متعلق ہے خبردار نہ ہو اور ایسی مظلوم رعایا اس مصیبت میں رہی تو وہ کیونکر تسکین حاصل کر سکتا ہے۔ اسی قسم کے اور بھی بہت سے ظلم ہیں جو ہم نے مشاہدہ کئے ہیں اگر ان کا ذکر کریں تو بڑی دفتر ہو جاوے تو ہم جانیں کہ ریاستوں کے حکمران انسانی دل رکھتے ہیں ورنہ خالی شان و شوکت اور طمطراق سے کبھی انسان انسان نہیں بن سکتا۔ نصیحت نامہ کا جو ناپاک خط ہم آگے نقل کریں گے اس سے صرف یہ بات پائی جاتی ہے کہ راقم خط بے لگام اور بڑھی الزامات اور کبیدہ اور نہایت الفاظ شہنشاہ معظم اور شاہ انگلستان کی نسبت استعمال کر کے رعایا ہند کو جو حقیقت ایک وفادار اور جان نثار رعایا ہے برٹش اعظم سے بد دل کرنا چاہتا ہے سوائے ان ہندوؤں کے جو گرمجوش ایجی ٹیٹ ہیں (اگرچہ وہ سب کے سب نہیں ان میں بھی انسان ہیں اور انسانی دل رکھنے والے ہیں) پرانے خیالات کے ہندو اور کل مسلمان جو برٹش اعظم کی سلطنت کی برکتوں سے مالا مال ہو رہے ہیں اپنے شہنشاہ ہند کے ایسے ہی جاں نثار اور وفادار ہیں کہ ان سے بڑھ کر وفادار دنیا کے پردے پر آج تک کوئی رعایا نہیں ہوئی وہ ایسے ناپاک خیالات کو ایک دشمن قوم و ملک کا ہذیان سمجھیں گے اور انہیں یقین ہو گا کہ ایسے ہی لوگوں نے گذشتہ زمانہ میں فساد کھڑا کر کے بیگناہوں کو برباد کرایا ہے لہذا ان سے دلی نفرت کرنی چاہئے۔

(دکرزن گزٹ)

قاضی نذر حسین جیلخانہ بجنور میں

پہ بےدست و پاسی جو ہتکڑی سے وہ دونو ہاتھ ہیں ہم بیٹھے
وہی بیڑیوں نے جہاں کے سر چشمیل ان کے قدم تھے

قاضی نذر حسین وکیل اڈیٹر مرتلل کی راندہ ہائک حالت قاضی [illegible] ۷ اپریل کو دلگیر صاعقہ کا کام کیا اور تمام بجنور پر عبرت چھا گئی اگرچہ پولس نے اپنے طریقے سے انتظام کیا تھا کہ دیکھنے والوں کو گرفتاری کا شبہ تھا نہیں ہو سکتا لیکن شہری پولس کی صورت سے لوگ آشنا تھے قاضی جی جو شہری کا لیا ہوا لباس پہنے ہوئے کچہری کی اس میدانی سڑک پر جس پر وہ موکلوں سمیت پیراہ پہنے وکیل جانے کے عادی تھے پولس کے ساتھ ہاتھ پاپیادہ گذری کہ ننگے سر ایک لنگی باندھے ہوئے کرتہ [illegible] پر جا بجا چیتھڑے لپیٹے (آجکل ثبورات میں مبتلا ہیں) [illegible] ایسا عبرت انگیز واقعہ نہیں تھا۔ جو بان والے بڑی زری [illegible] آنکھوں میں [illegible] صاحب [illegible] اس جیلخانہ کے اہلکار ہیں ہم ناچیز بھیجے [illegible] قائم کرنے کی صلاح کر رہے تھے۔ خدا کی قدرت یاد دلاتی تھی [illegible] وہ اپنے دل کو نہایت بے پروا اور قوی دکھلانے کے [illegible] قید [illegible] جیلخانہ کی طرف چلنے کے لئے اونچی دل کی [illegible] جواب دیتے [illegible] وہ ٹھہر کر [illegible] اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اندر [illegible] کی دروی پہننے [illegible] شہرت ہے وہ کہاں تک دل ہلانے والی ہوگی معلوم ہوا کہ ان کے کسی مقدمہ خیانت کا سے [illegible] کا انہوں نے خلاف رائے اپنے اکثر ہم پیشوں کے اپیل کیا تھا جس متعلق حالات [illegible] یہ انجام ہوا۔ [illegible] سزا [illegible] اور جرمانہ بدستور رکھا البتہ اس میں سے [illegible] روپے دلوئی محمد احمد جی کو دلائے [illegible] ان کو عادی [illegible] قرار دیا اور لکھا کہ جرم سنگین تھا عدالت ابتدائی نے بیجا رعایت کی ہے [illegible] سال تک قید [illegible] ہیں [illegible] نسبت کی [illegible] قاضی صاحب [illegible] ہی رنج ہو کم ہے کیونکہ مرزا صاحب کی نور شاہی کے مشورہ اور داد قاضی صاحب قلم کے آگئین کو ہمیشہ اسپیکیم کا کام دیتی رہی اور آخر اس سانٹ ننگ پرکیٹ ہو آج حادثہ کا باعث ہوئی۔

قاضی صاحب اگر یہی ہو جاتے تو ان کا قلم و زبان حرکات و سکنات سے جو کچھ ہو ہوتا وہ بہت تصور میں نہیں آسکتا ہم آج ان الفاظ کا صحیح استعمال دکھلا سکتے ہیں جو قاضی صاحب کل اور دوسری نسبت کرتے تھے لیکن یہ بزدلی ہم نے پسند نہیں کی در اصل یہ ایک نہایت نو ولپسند و سخت کو نہ اندیش تھے ان کے [illegible] روپ ہار [illegible] انہیں وتاں پہونچا دیا جس سے [illegible] اس کے [illegible] ہو [illegible]

[illegible]

قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور میں انجمن مطیع سرکار

۸ مئی ۱۹۱۰ء کو انجمن اسلامیہ بٹالہ کا ایک عظیم الشان جلسہ اس غرض سے ہوا۔ کہ ۲۶-۲۷-۲۸-اپریل ۱۹۱۰ء کو جو لکچر قصبہ بٹالہ میں ہوئے ہیں۔ اُن کو یہ انجمن نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

اس جلسہ کے صدر نشین حضور خان بہادر میاں غلام فرید خان صاحب سابق پنشنر افسر مال اور رئیس اعظم بٹالہ۔ اور سکرٹری جناب میاں حسین بخش خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج و رئیس و ممبر اعظم انجمن اسلامیہ بٹالہ تھے۔

اس جلسہ میں جملہ علماء و فضلاء و معزز مسلمانان بٹالہ معہ بہت سے دیگر اشخاص کے جمع تھے۔

پہلے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے بحوالہ آیات قرآن مجید بیان فرمایا۔ کہ ہم مسلمانان کو اپنی گورنمنٹ کا ہمیشہ خیر خواہ اور شکر گذار رہنا چاہیئے۔ اُن کے بعد منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس مقیم بٹالہ نے مذہب اسلام کو بیان کر کے دکھلایا کہ پہلے عرب کیا تھا۔ اور پھر جب اُسی میں ایک روح پاک آئی۔ تو وہ کیا ہو گیا۔

پھر منشی صاحب نے بتلایا کہ جب مسلمانان نے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا۔ تو چاروں طرف سے اُن پر ظلمت اور ادبار کی دھواں دھار گھٹا چھا گئی۔ اور اُن کی طاقت اور ہمت اور اُن کے حوصلہ نے اُن کو خیرباد کہدیا۔ اور پھر وہ آزادی جو تمام ترقیوں کی جڑ ہے۔ اور وہ بھی اُن سے رخصت ہو گئی۔ اور پھر اُن میں نہ علم رہا۔ اور نہ کوئی ہنر اور نہ دیگر صفات فاضلہ اور کہا کہ مسلمانان ہندوستان کی بستی کا تو وہ حال ہوا۔ کہ ناگفتہ بہ ہے۔ اور وہ عرصہ دراز تک اپنی شامت اعمال کے نتائج برداشت کرتے رہیں گے۔

اور بیان کیا کہ ایسی حالت میں خداوند تعالےٰ کی رحمت کا دریا جوش میں آیا۔ اور اُس نے ہندوستان پر ہماری بہی خواہ۔ رعیت پرور عادل گورنمنٹ کا سایہ ہما پایہ مبسوط فرمایا۔

اور پھر منشی صاحب نے اس حالت ہندوستان کا جو عملداری سرکار سے پہلے تھی۔ موجودہ حالت سے نہایت مفصل اور نہایت دلچسپ پیرایہ میں مقابلہ کر کے حاضرین مجلس کے سامنے احسانات اور برکات سرکار کا ایک فوٹو کھینچ دیا۔ جس نے حاضرین کے دلوں پر بہت ہی اثر کیا۔ اور پھر شروع کیا۔ کہ آجکل جو افواہیں نسبت ناشکر گذاری احسانات گورنمنٹ کی پھیلائی جاتی ہیں۔ وہ نہایت قابل نفرت ہیں۔ اور جو لکچر مذکورہ بالا بٹالہ میں ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ ان کے متعلق خیالات کی وقتاً فوقتاً بصورت ضرورت تردید مناسب ہوتی رہی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہماری اس انجمن کی ایک شاخ دوسری انجمن مطیع سرکار قائم کی جائے۔ جسکے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں۔

(۱) اپنی ہر ایک قسم کی بہتری و بہبودی سرکار ہی میں سمجھنا۔ اور خیر خواہی سرکار کو اپنا فرض عین جاننا۔

(۲) جو لوگ غرض مذکورہ سے آگاہ نہ ہوں۔ اُن کے دلوں پر سرکار کی خیر خواہی کے فرض کو نقش کر کے اپنی جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کرنا۔

(۳) اُن احسانات کا جو رعایا ہند پر سرکار کی طرف سے لگاتار جاری ہیں تذکرہ اور اعتراف کر کے بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کرتے رہیں۔

(۴) جو خیالات اور مضامین برخلاف سرکار معلوم ہوں۔ اُن کی اصلاح اور تردید (نہایت نرمی اور دوستانہ و مہذبانہ طریق سے) بذریعہ تقریر و تحریر کرتے رہیں۔

(۵) کسی انجمن میں جو برخلاف انجمن مطیع سرکار کے ہو۔ کبھی شامل ہونا۔ اور ایسی شمولیت سے اپنے پیارے ہموطنوں کو خصوصیت کیسا تھ بچانا۔

(۶) اس انجمن کی ایک ایک شاخ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤں میں قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

اس تحریک منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس مقیم بٹالہ کو تمام مجلس نے بڑی خوشی سے منظور کر کے پاس کیا۔ اور دیگر ریزولیشن بھی اسی غرض کے متعلق پاس ہوئے۔ اور منشی صاحب نے تقریر میں یہ بھی کہا کہ میں اپنے پسر بابو عطا محمد پنجاب کمانڈ منشی چھاؤنی کوہ مری اور اپنے دیگر دوستوں کو بھی اس انجمن کی تقلید کے واسطے تحریک کرونگا۔ یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بعد دعاء ترقی عمر و دولت و حشمت و اقبال ملک معظم قیصر ہند برخواست ہوا۔ اور انتظام پولیس قابل تعریف تھا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اپنے اپنے مقامات میں اسی مقاصد اور اغراض کی ایک ایک انجمن قائم کر کے بنیاد وفاداری رعایا کو مستحکم کرتے رہینگے۔ اور اصل تقریر منشی صاحب کو ہم علیحدہ شائع کریں گے۔

(راقم خاکسار عزیز الدین احمد بی اے ایل منشی فاضل امرتسری۔ سابق طالب علم لاکالج لاہور۔ حال وارد بٹالہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

[فی البدیہ جو بطور خلاصہ مضمون حضرت حکیم الامۃ و سیدی حضرت مرزا محمود احمد ۱۳ اپریل ۱۹۱۰ء کے جلسہ میں پڑھی گئی]

کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا — تعلق شوریدہ پشتوں سے کچھ اپنا ہو نہیں سکتا
اولی الامر زمانہ کی اطاعت فرض ہے ہم پر — مُبدّل حکم قرآن معلّی ہو نہیں سکتا
مسلمانوں کی سکھوں ہندوؤں کی دیکھ لی شاہی — کوئی قیصر سے بڑھکر اپنا کسریٰ ہو نہیں سکتا
ہمیں آرام حاصل ہے اسی ظلِ حمایت میں — کہ اسلامی ممالک میں بھی ایسا ہو نہیں سکتا
صحابہ نے نجاشی سلطنت میں جا پناہ پائی — بہی خواہ کوئی اپنا جز نصاریٰ ہو نہیں سکتا
امام پاک کی تعلیم جب یہ ہوتی رہتی ہے — تو پھر کچھ انحراف اس سے ہمارا ہو نہیں سکتا
خیالات جہاد و حرب سے اتنا تنفر ہے — کہ سننا ایسی باتوں کا گوارا ہو نہیں سکتا
کرے خونریزیاں آکر وہ بدامنی کا موجب ہو — کبھی اسلام میں ایسا مسیحا ہو نہیں سکتا
خدا رحمت کرے عبد اللطیف نیک طینت پر — بغاوت کا مخالف اس سے اعلیٰ ہو نہیں سکتا
سودیشی اک بہانہ ہے بغاوت کرنیکا یارو — کہ سامان تجارت کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
تعجب ہے محسنوں کو کیونکر چھوڑیں جب خدا چھوڑا — عمل ان بُت پرستوں سے وفا کا ہو نہیں سکتا
نکالے بابائیں شہروں سی بڑیں کچھ چیلی ٹونیں — سوا اس کے بغاوت کا نتیجا ہو نہیں سکتا
وہ پہلا مصرعہ دُہرا کے اکمل بیٹھ جاتا ہے — کریں شورش وفاداروں سے ایسا ہو نہیں سکتا

(محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

قانون پیشوں کے ایکٹ میں ایک خاص ترمیم کی ضرورت

قانون پیشوں کے ایکٹ میں اگر اس مضمون کی ایک دفعہ بڑھا دی جاوے کہ کوئی قانون پیشہ کسی پولٹیکل جلسہ میں کسی ایسی تقریر کے کرنے کا مجاز نہیں ہوگا جو فرقوں میں نفاق پھیلانے والی ہو یا گورنمنٹ کی بدخواہی پر مبنی ہو یا جس سے ایسی غلط فہمیاں پھیلیں جس سے امن عامہ میں خلل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اور اس کی خلاف ورزی لائسنس وکالت کی ضبطی کی سزا جائز قرار دی جاوے تو اس کا نتیجہ نکلے گا کہ اس معزز پیشہ میں کبھی کوئی ایسا شخص شامل نہیں رہ سکے گا جو سکولوں میں قوانین کے منشا کے خلاف ایسی تقریریں کرنے کی جرأت کرتا ہو جو برٹش گورنمنٹ کی بدخواہی پر مبنی ہوں یا فرقوں میں نفاق پھیلانے والی ہوں اس میں شک نہیں کہ اکثر وکلا ایسی خلاف قانون تقریروں کو پسند نہیں کرتے اور زبان کو قابو میں رکھتے ہیں لیکن آئندہ جو لوگ ان کو قابو میں نہ رکھینگے ان کے لئے اس دفعہ کے بننے سے یہ فایدہ ہوگا کہ وہ احتیاط سے پبلک جلسوں میں تقریریں کرینگے کیونکہ اُن کو یہ خوف ہوگا کہ اگر اُنھوں نے کوئی خلاف قانون تقریر کی تو ان کا لایسنس جو اُنکی روزی کا ذریعہ تھا ضبط ہو جاویگا اس وقت تک قانون پیشوں کے ایکٹ میں اس قسم کی کوئی دفعہ موجود نہیں اس دفعہ کے قایم ہونے سے کسی قانون پیشہ کا بھی کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اس کا استعمال ایسی صورت میں ہوگا جب کسی قانون پیشہ کے خلاف معتبر شہادت سے جرم ثابت ہوگا۔ ہم حیرت میں ہیں کہ جس صورت میں خاص دفعات ضابطہ فوجداری اور تعزیرات ہند میں پریس کے متعلق محض اس غرض سے قایم ہیں کہ وہ فرقوں میں نفاق پھیلانے والی یا سرکار کی نسبت بدخواہی کے خیالات کو ترقی دینے والے مضامین مشتہر نہ کریں تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ قانون پیشوں کے ایکٹ میں کیوں یہ خاص دفعہ نہ بڑھائی جاوے قانون پیشوں کے معزز پیشہ کے لئے جیسے گواہوں کو تعلیم کا دلانا دلالوں کے ذریعہ مقدمات کا لینا جرم ہے ویسے ہی اُن کی طرف سے ایسی خلاف قانون تقریروں کا عام جلسوں میں ہونا معزز پیشہ کے خلاف فعل تصور ہو کہ جس پر ہائی کورٹوں کے آنریبل جج غور فرماویں اور اگر اُن کی رائے ہماری رائے سے متفق ہو تو وہ امپیریل یا جس لیجسلیٹو کونسل میں قانون پیشوں کے موجودہ ایکٹ میں ترمیم کے لئے [illegible] ہمارا منشا نہیں کہ کسی قانون پیشہ کا لایسنس محض شبہ کی صورت میں ضبط ہو لیکن یہ ہم ضرور کہینگے کہ جو قانون پیشہ اس دفعہ کے [illegible] کے بعد اس کی خلاف ورزی کرے اُس کا لایسنس ضرور ضبط کر لیا جاوے ضبطی لایسنس کے مقدمات کی تحقیقات کے لئے زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ ایسے مقدمات کی ابتدائی تحقیقات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اجلاس میں ہو اگر وہ اُن کے روبرو ٹرایل نہ چاہیں تو صاحبان ڈویژنل جج یا ہائی کورٹوں میں اُن کا ٹرایل ہو تا کہ جس قانون پیشہ پر ایسا الزام لگایا جاوے اُسے اپنے ڈیفنس یا شہادت صفائی کے پیش کرنے کا پورا موقع ملے اور اگر جرم ثابت ہو تو اس معزز پیشہ کے ممبروں کی فہرست سے ایسے ممبر کا نام علیحدہ ہو جاوے جو واقعی

اس قسم کے خیالات کے اظہار سے تامل نہ کرتا ہو جو فرقوں میں نفاق کے پھیلانے والے ہوں یا سرکار کی بدخواہی پر مبنی ہوں۔

آریہ سماج ایک خطرناک پولٹیکل گروہ ہے!

من از آن حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

الحکم کے ایڈیٹر کو جب ملکی معاملات میں رائے زنی کا موقع ملا ہے اور آریہ سماج پریس نے کوئی تحریر شائع کی ہے تو ہمیشہ صراحت کیساتھ بلا خوف تردید لومۃ لائم وہ جرأت کے ساتھ ظاہر کرتا رہا ہے کہ

آریہ سماج ایک پولٹیکل گروہ ہے

آریہ سماج نے مذہب کو صرف آڑ بنایا تھا ورنہ مذہب کے ساتھ اسے کوئی واسطہ اور غرض نہ تھی اور نہ ہے بلکہ آریہ سماج کی غرض شوریدہ سر جوشیلے نوجوان پیدا کرنا تھا۔ جو ضرورت کے وقت شور مچا کر ملک میں بدامنی پھیلائیں۔ آریہ سماج کو ایک عرصہ سے سوراجی گورنمنٹ کے خواب آ رہے تھے اور وہ اہل ملک میں گورنمنٹ کی طرف سے نفرت اور بےدلی پھیلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھتے رہے۔ میرا یقین ہے کہ گورنمنٹ آریہ سماج کی حرکات سے کبھی ناواقف نہیں رہی ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ شفقت اور [illegible] گورنمنٹ نے

چشم پوشی ضرور کی ہے

اس چشم پوشی اور درگذر کی پالیسی کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ یہ جوشیلے نوجوان اپنے فیلنگز میں اعتدال اور متانت پیدا کرتے اور [illegible] میں چنگاری ڈال دی گئی

خوئے بد را بہانہ بسیار

اس جوش کو نکالنے کے لئے مختلف طریق اختیار کئے گئے اور قسم قسم کی غلط فہمیوں کو پھیلا کے پنجاب میں بےچینی پھیلا دی گئی۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں اور واقعات اسکے شاہد ہیں کہ

اس بےچینی کی ذمہ وار آریہ سماج ہے

کیونکہ اس وقت ان معاملات میں جس قدر لیڈنگ پارٹ لینے والے اشخاص پبلک میں آئے ہیں وہ

عموماً آریہ سماج کے لیڈنگ ممبر ہیں

اور آریہ سماج نے کبھی بھی اپنی متفقہ آواز سے ان لوگوں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار نہیں کیا جس سے ثابت ہو جاتا کہ ان خیالات میں آریہ سماج ان کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا۔ پچھلے دنوں نظام کی گورنمنٹ میں ایک پولٹیکل سازش جو آریہ سماج کا اپدیشک کہلاتا تھا ریاست سے نکالا گیا اور ذمہ وار آفیسر نے جو انگریز تھا آریہ سماج کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا جس پر ملک کے اس سرے سے اس سرے تک طوفان بےتمیزی بلند کیا گیا اور بڑے بڑے جلسے کر کے ملامت کے ووٹ پاس ہوئے اور میموریل بھیجے گئے آریہ سماج ڈیفنس فنڈ کھولے گئے۔ ابھی چند سال نہیں گذرے جب کہ ان لوگوں نے ڈی اے وی کالج لاہور کے طلباء کے معمولی کھیلوں [illegible] کا ثبوت دیکر انگریز پرنسپل پر حملہ کرنے سے اپنی قابلیت اور [illegible] کا ثبوت دیا تھا۔ ایجیٹیشن پھیلانے کیلئے جس قدر حصہ آریہ سماج نے لیا ہے [illegible] میں کہتا ہوں کہ کوئی دوسری سوسائٹی اس حیثیت اور سرگرمی کے ساتھ شامل نہیں ہے۔ اسلئے کہ آریہ سماج ہی اکیلی ایک جماعت ہے جو

پولٹیکل پارٹی کہلائے جانے کی مستحق ہے

اور فی الحقیقت وہ پولٹیکل پارٹی ہے۔
قادیان جیسے مقام میں جہاں بمشکل تین ہزار کی آبادی ہے ابھی آریہ سماج کے پریسیڈنٹ گذشتہ کے

طور پر عمل یہ نکتہ چینی کرنا اور نفرت پھیلانا اپنا مقصد سمجھتے رہے ہیں اور سمجھتے ہیں چنانچہ ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ پنڈت لالہ [illegible] نے [illegible] ہے

. . . .

. . . .

. . . . . جو یہاں کی آریہ سماج کا پریذیڈنٹ رہ چکا ہے گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کے متعلق خاص طور پر تحریک کی اور انہیں بتایا کہ یہ رویہ جو آپکے ہم مذہب اختیار کر رہے ہیں وہ نہایت نامناسب ہے۔ جس پر انہوں نے سمجھے کہ اور صاف الفاظ میں کہا کہ

تم گورنمنٹ کے خوشامدی ہو

گورنمنٹ ظلم کر رہی ہے [illegible] اسکے اعتراضوں کے معقول جواب دئے اور سمجھایا مگر چونکہ عقیدہ کے طور پر دل میں بیٹھ چکی ہو اس کا نکلنا محال معلوم ہوتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی اندرونی طریق سے یہ خیالات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کوئی لالہ [illegible] رائے سے پوچھے کہ کیا یہ گورنمنٹ ہی کی مہربانی اور فضل نہیں کہ تمہارا جو لڑکا انٹرنس پاس ہے وہ ریاست [illegible] میں ایک سو روپیہ سے زیادہ کا ہیڈ کورٹ آف وارڈس ہے لیکن میرا خیال ہے کہ مذہبی طور پر یہ لوگ گورنمنٹ کے ساتھ عداوت اور نفرت رکھتے ہیں اور اسی کو اپنے مذہب کی غایت سمجھتے ہیں۔

بہر حال

اس موجودہ شورش اور بے چینی نے ثابت کر دیا ہے کہ اس میں لیڈنگ پارٹ لینے والے

آریہ سماجی ہی ہیں

اس لئے گورنمنٹ آیندہ کیلئے اس گروہ سے محتاط رہے گی۔ یہ فساد آریوں کا فساد کہلانا چاہیئے [illegible]

کوکوں کا فساد

تھا یہ آریہ سماجیوں کا فساد کہلائے گا۔ اسوقت [illegible] ہندو و مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ متفق ہو کر اپنی برات کریں اور گورنمنٹ پر اپنے طرز عمل سے ظاہر کر دیں کہ ان کی اس فساد میں کسی قسم کی شرکت نہیں بلکہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اکسایا گیا اور تحریک کی گئی ہے انہیں خود

اس راز کو افشا کر دینا چاہیئے

تاکہ گورنمنٹ کو صحیح نتائج پر پہنچنے کیلئے کافی مدد ملے۔ اور وہ شریر اہل ملک ناحق آٹے کے ساتھ گھن کی مثال کے موافق نہ پس جاویں۔ یہ سچ ہے کہ جو لوگ ایسی افعال [illegible] گورنمنٹ کر دینگے وہ اپنی شورہ پشت انقلاب پسندوں کے نزدیک

محسن [illegible] (قومی [illegible])

کا خطاب پا لینگے مگر وہ اس کی ذرا پروا نہ کریں۔ [illegible] اور اہل ملک کیا تو اپنی خیر خواہی کا ثبوت دیں۔ کوئی ان دانشمندوں سے پوچھے کہ تمہیں جو حرکات راولپنڈی میں کی گئی ہیں

کسی مہذب انسان کا کام ہو سکتا ہے

گرجے جلانا حکمران قوم کے ممبروں پر اینٹیں اور پتھر پھینکنا اور عورتوں کی توہین کرنا کس مذہب اور اخلاق کی کتاب میں درج ہے۔ کیا اپنے ابناء ملک کو خطرہ میں ڈالنا یہ انسانیت ہے؟ یا اس جہالت اور وحشت پن سے چاہتے ہو کہ

تمہیں ملکی حکومت دی جاوے

تم نے اپنے نفس اور ذات کیلئے کیا کیا؟ جو ہم امید کریں کہ اہل ملک کو فائدہ پہنچاؤ گے ؏

با خویشتن چہ کردی کہ با ما کنی نظیر — حقا کہ واجب آمد تو احتراز کردن

میں یہاں تک لکھ چکا تھا کہ لاہور کے اخبار پنجاب سماچار کا ایک نمبر ملا جس میں قابل ایڈیٹر نے لاہور کے جوش و خروش پر ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں اپنے آریہ سماج کی بابت لکچرر و پارٹی کے متعلق وہی اظہار کی ہے جو میں نے لکھی ہے۔ اسلئے میں اس نوٹ کو بجنسہ اس مضمون کے آخر میں درج کر دیتا ہوں یہاں ایک امر میں گورنمنٹ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب جس قدر زیادہ تحقیقات کریگی اسے معلوم ہو جائیگا کہ موجودہ شورش اور بے چینی کا صرف

آریہ سماج بانی ہے

اور یہی لوگ اس آگ کو بھڑکانے والے اور اسپر تیل ڈالنے والے ہیں اسلئے آئندہ کیلئے انکی نقل و حرکت کی پوری نگہداشت کیجاوے [illegible] اور ایسی نگرانی گورنمنٹ اور ملک کیلئے بہت سے مفید نتائج پیدا کرنے والی ہوگی میں اس پر صراحت سے پھر لکھونگا۔ یہ اشارہ گورنمنٹ کے مدبر حکام کیلئے [illegible] کافی ہے۔ سماچار کا نوٹ یہ ہے

لاہور میں جوش و خروش

ہم نے اخبار پنجاب سماچار ماہ حال میں اس جوش و خروش کی بابت لکھا تھا اور نیز یہ بھی جتلایا گیا تھا کہ اب امن ہو گیا ہے اور اب لاہور میں کوئی اندیشہ فساد نہیں رہا۔ اور نتیجہ آئندہ ایسا ہونے کی امید ہے۔ اسکے بعد ۸ ماہ حال کو بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میں منادی کرائی گئی کہ کوئی شخص بلا اجازت ناظم کے دفتر میں جلسہ نہ کرنے پائے ورنہ قابل مواخذہ ہوگا۔ اور ۹ ماہ حال کی صبح کو پھر دوبارہ شہر میں بذریعہ ڈھول منادی کی گئی کہ کوئی شخص خواہ ہندو ہو یا مسلمان گورنمنٹ کے خلاف جلسہ نہ کرے ورنہ گرفتار کیا جاویگا۔

بعد ازاں دوپہر کو ایک قلمی اشتہار جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے پبلک کی آگاہی کے لئے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر دروازہ شاہ عالمی پر چسپاں کیا گیا۔ اس اشتہار کو پڑھنے کے لئے میلہ لگا ہوا تھا وہ اشتہار یہ ہے:—

بحکم آر۔ اے۔ منٹ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور

نسخہ سیاہی سے ترجمہ کیا گیا۔

چونکہ صاحب گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل نے منشار ریگولیشن نمبر ۳ سال ۱۸۱۸ء لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری اور اُس کو حدود برٹش انڈیا سے باہر بھیجے جانیکا حکم نافذ فرمایا ہے۔ چونکہ ہم کو یہ معلوم کرایا گیا ہے کہ ایک عام جلسہ اس حکم صاحب گورنر جنرل بہادر ہند با اجلاس کونسل پر غور اور نکتہ چینی کی غرض سے منعقد کیا جاویگا۔ اور ایسے جلسہ سے احتمال نقض امن ہے۔ اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ کوئی ایسا جلسہ آئندہ ۱۴ یوم کے اندر نہ کیا جاوے۔ اور ہم نہایت زور کیساتھ عوام الناس کو متنبہ کرتے ہیں کہ ہرگز ایسے جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۰۷ء کو جاری ہوا۔

مہر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور

اسکے بعد گرفتاری:۔ ۹ مئی دو بجے بعد دوپہر کے صاحب گنگا رام انسپکٹر پولیس انارکلی و چودھری رحمت اللہ خان صاحب انسپکٹر پولیس لاہور مع پانچ کنسٹیبلوں کے لالہ لاجپت رائے وکیل کی کوٹھی پر گئے اور انکو وارنٹ دکھلا کر اور گاڑی پر سوار کر کے کچہری پولیس میں لے آئے جہاں [illegible] ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر [illegible] صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ملزم کے انتظار میں تھے۔ ملزم کو ہمراہ لیکر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی عدالت میں پیش کیا۔ اسوقت عدالت میں صاحب کمشنر بہادر لاہور بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ صاحب کمشنر بہادر نے لالہ لاجپت رائے کو مخاطب ہو کر کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم سے تم کو گرفتار کیا جاتا ہے اور نیز فرمایا کہ اس وارنٹ کے ذریعہ تمہیں جلاوطن کیا جاتا ہے۔ لالہ لاجپت رائے نے اپنے رشتہ داروں کے نام چٹھی لکھنے کی درخواست کی جسکی اجازت دی گئی۔ پھر [illegible] صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ دیگر چند افسران کے لالہ لاجپت رائے کو موٹر کار گاڑی پر سوار کر کے لے گئے۔ انارکلی اور شہر میں جنگی رسالہ موافق ان کے گشت کر رہا تھا۔ اسوقت ایک عجیب [illegible] کا نظارہ نظر آ رہا تھا۔

اسوقت اگر ہم اس امر کو ظاہر کر دیں تو غیر موزوں نہیں بلکہ موزوں ہوگا یعنی سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ نے اس شورش کے برپا ہونے کی نسبت نوٹس لینے میں پہلو تہی کی۔ باوجودیکہ ہم نے ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے متعدد پرچوں میں بعنوان "لکچرر صاحبان کی نئی کارروائیاں" لکھتے رہے اگر اس وقت سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ ہمارے مضامین مندرجہ کی طرف توجہ فرماتی تو یہ بلحاظ اس واقعہ سر ایبٹسن صاحب بہادر کی گورنمنٹ کے روبرو بھی نمودار نہ ہوتا۔ افسوس کہ لالہ لاجپت رائے کی ملکی حب نے بجائے فائدہ کے ملک کو سخت نقصان پہنچایا۔ اب ہم آپ کے چیلے چانٹوں کو دوستانہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے لیکچروں میں ایسے نازیبا اور درشت الفاظ گورنمنٹ کی نسبت استعمال کرنے سے باز رہیں تاکہ "چو کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی" کے مصداق ہو کر مثل لالہ لاجپت رائے کے آپ تاں ڈبوں ہمناں [illegible] بھی نالے۔ اور نیز اپنے ناظرین کی توجہ سعدی شیرازی کے ذیل کے شعر کی طرف دلاتے ہیں جو راستی کا اعلیٰ اصول ہے جس پر رعایا کا عمل کرنا اس کے لئے آبحیات سے کم مفید نہیں ؏

خلاف رائے سلطان رائے جستن — بخون خویش باید دست شستن

بعض اخبار نے لالہ لاجپت رائے کی گرفتاری پر جو بلاسے لالہ [illegible] ظاہر کی ہے وہ میں آئندہ ظاہر کرونگا۔ اس خیال سے کہ گورنمنٹ اور مقامی حکام کو لوگوں کے خیالات کے معلوم کرنیکا موقع مل سکے۔ لیکن اس کو ملکی اور قومی خدمت سمجھتا ہوں۔